سوال

باپ مہر ادا کرنے سے عاجز ہو تو کیا بیٹا اپنے باپ کا مہر ادا کر سکتا ہے ؟

جواب

لحمد للہ.

ہے کہ مہر بیوی کا اپنے خاوند پر حق ہے جب خاوند بیوی کے لیے مہر مقرر کر دے اور پھر وہ مہر ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ باقی قرض کی طرح خاوند کے ذمہ قرض شمار ہوگا، لیکن اگر بیوی اپنی مرضی سے خاوند کو مہر معاف کر دیتی ہے تو پھر خاوند بری الذمہ ہو جائیگا، کیونکہ یہ عورت کا حق تھا اور اس نے اپنا حق سا

رسبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ء(4).

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

عورت مہر لینے کے بعد خاوند کو اپنا سارا یا مہر کا کچھ حصہ معاف کر دے تو اس کے لیے اپنے مال میں ایسا کرنا جائز اور صحیح ہے، ہمارے علم کے مطابق تو اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے.

نکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

الا یہ کہ وہ اسے معاف کر دیں.

ن بیویاں معاف کر دیں.

راللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ء(4)....انتہی

ہ(196/7).

ستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا مہر قرض شمار ہوتا جس کی ادائیگی کرنا واجب ہے یا قرض شمار نہیں ہوتا ؟

یٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

کے لیے جو مہر مقرر کیا گیا ہے وہ رخصتی و دخول یا وفات کی صورت میں مکمل ادا کرنا واجب ہے، اور اگر دخول و رخصتی سے قبل عورت کو طلاق دی جائے تو مہر مقررہ کا نصف عورت کو دیا جائیگا.

التوں میں ہی عورت کے لیے جو مہر واجب ہے وہ خاوند کے ذمہ قرض ہے اس کی ادائیگی واجب ہے، الا یہ کہ عورت اپنی رضامندی و خوشی سے سارا یا مہر کا کچھ حصہ معاف کر دے تو یہ ساقط ہو جائیگا.

رسبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ۃ(237).

رایک مقام پر فرمان باری تعالی اس طرح ہے :

ء(4).انتہی

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی

عبد الرزاق عفیفی.

عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غدیان.

شیخ عبد اللہ بن سلیمان بن منیع.

ء(57/19).

دوسری بات یہ ہے کہ :

ہ اپنے باپ کا قرض ادا کرنا جائز ہے، چاہے وہ مہر ہو یا قرض... چاہے والد کام کاج سے عاجز ہو یا غیر عاجز لیکن اگر عاجز ہو تو پھر اس حالت میں بیٹے کے اس کا قرض زکاۃ سے بھی ادا کرنا جائز ہوگا.

بر(39175) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.